سوال

وجد کی حقیقت

جواب

سوال : السلام علیکم اسلام میں "وجد" کی کیا حقیقت ہے ؟ جس طرح بریلوی حضرت نعت وغیرہ کے موقعے پر جھومتے اور کچھ تو کھڑے ہو کر ہلکا سا ناچتے نظر آتے ہے اسکی کیا حقیقت ہے ؟ والسلام

جواب : اس موضوع پر ایک تحریر پڑھی تھی، جس میں وجد کی حقیقت پر روشنی ڈالی گئی تھی، وہ یہاں شیئر کر رہا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

بڑے دنوں سے ایک قریبی دوست کا اصرار رہا ہے کہ موسیقی پر ایک پر مغز تحریر لکھوں۔۔

مگر چند اضافی مصروفیات کے باعث دماغ پر زور دینے سے کترا رہا تھا بہر حال اب ارداہ کر لیا کہ موسیقی پر ایک خصوصی تحریر لکھ دوں تاکہ موسیقی کے دلدادہ حضرات پر واضح ہو جائے کہ کیوں ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے سختی سے منع کیا ہے۔۔۔

جب میں نے علمِ موسیقی کا مطالعہ شروع کیا تھا تو مجھ پر کئی ایک راز افشا ہوئے جن کا ذکر پھر کبھی کیونکہ پھر مذکورہ موضوع سے باہر نکل جانے کا امکان ہے۔۔۔

کچھ عرصہ پہلے مجھ سے ایک صاحب دانش نے سوال کیا کہ آپ اسلام کو ایک طرف رکھ کر صرف نفسیاتی نقطہ نظر سے یہ ثابت کریں کہ موسیقی واقعی نقصان دہ چیز ہے۔۔۔

اس نے مجھے ولیم شیکسپئر کے مشہور قول ''موسیقی روح کی غذاء ہے'' پر بھی تبصرہ کرنے کو کہا کہ اگر موسیقی نفسیاتی طور پر نقصان دہ یا بری چیز ہوتی تو شیکسپئر جیسے دانشور اسے روح کی غذاء نہ کہتے۔۔۔

ایک طویل مدت تک چونکہ موسیقی سے کافی گہرا تعلق رہا ہے اس لئے اسکے ابطال پر لکھنے کو ایک گہری سوچ و بچار درکار تھی سو انتہائی غور و خوض کے بعد ایک نقطہ پر پہنچنے کی کوشش کی ہے کہ ایک مسلمان کیلئے موسیقی کیوں ممنوع قرار دی گئی ہے۔۔۔

میں یہاں پر موسیقی کا نفسیاتی پوسٹ مارٹم کرنے کی کوشش کروں گا۔۔۔

سب سے پہلے یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ موسیقی ہے کیا چیز؟

موسیقی مرکب ہے سات سروں کا۔۔ سا رے گا ما پا دھا نی۔۔۔ الاپ کے اساتذہ نے ان سات سروں کو انسانی گلے کے عین مطابق ترتیب دیا ہے تاکہ جب ایک خاص الاپ کے ساتھ ان کو ادا کیا جائے تو یہ ایک مخصوص راگ کی شکل اختیار کر لیں آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی گلے کو موسیقی کے اصولوں کے عین مطابق بنایا ہے جبکہ اساتذہ موسیقی نے بھی اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے سات سر ترتیب دیئے ہیں تاکہ جب ان سروں کو ایک خاص ترتیب اور فن سے الاپا جائے تو ایک پیمانہ یعنی راگ سامنے آئے۔۔۔ اور جس سے سننے والے پر ایک عجیب و غریب کیفیت طاری ہو جائے۔۔۔ پاکستان میں اس فن کے ماہر مرحوم استاد نصرت فتح علی خان جبکہ اسکے علاوہ پٹیالہ گھرانے کے اساتذہ بھی اس فن کے ماہر تھے۔ یہ لوگ یہی سات سر جب ایک مخصوص فن کے ساتھ گلے سے باہر نکلتے ہیں تو مخاطب عش عش کر اٹھتا ہے اور پھر اکثریت ان کے اس سحر میں مبتلا ہو جاتی ہے۔۔۔ ہم نے اس مضمون میں موسیقی کے پس پشت وہ عوامل جاننے ہیں جن کی بدولت لوگ اسکے رسیا ہو جاتے ہیں۔۔۔ چنانچہ ہم یہاں پر موسیقی کا نفسیاتی تجزیہ کرنے کی کوشش کریں گے۔۔۔

علم نفسیات چونکہ ایک نہایت مشکل اور پیچیدہ علم ہے اور پاکستان میں بہت بعد میں یہ علم متعارف کیا گیا پہلے پہل اس کا سارا لٹریچر انگریزی زبان میں تھا جبکہ فی زمانہ اردو زبان میں بھی اس لٹریچر کا ترجمہ کیا جا رہا ہے۔۔۔ مغربی دانشور ولیم شیکسپئر کو بلاشبہ نفسیات میں یدطولیٰ حاصل تھا ان کا مشہور قول "موسیقی روح کی غذاء ہے" انکی ایک سطحی تحقیق کی بدولت منظر عام پر آیا۔۔ میں انکے اس قول سے بالکل متفق نہیں ہوں۔۔۔ یہ لوگ چونکہ اسلامی نظریات سے بالکل لاعلم ہوتے ہیں اس لئے یہ لوگ اس قسم کے اقوال پیش کرتے ہیں۔۔۔ ان کا یہ کہنا کہ موسیقی روح کی غذاء ہے اس میں انہوں نے کوئی تخصیص نہیں کی گویا روئے زمین پر موجود ہر نیک و بد کی روح کی غذاء ہے حالانکہ یہ تو عقل کے بھی خلاف معلوم ہوتا ہے اگر ہم اس قول کا تجزیہ خالصتاً نفسیاتی طور پر کرنے کی کوشش کریں تو یہ بات ہم پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ یہ محض ایک قول ہی ہے جسکی کوئی حقیقت نہیں۔۔۔

راقم کا چونکہ کسی وقت میں نفسیات بنیادی مشغلہ رہا ہے اس لئے مناسب سمجھا کہ موسیقی کا خالصتاً نفسیاتی تجزیہ کیا جائے کہ یہ واقعی روح کی غذاء ہے یا ہماری غلط فہمی۔۔۔

علم نفسیات میں جذبات کے علم کو ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر دو طرح کے جذبات ودیعت کئے ہیں۔۔۔ **1** : علوی جذبات۔۔۔ **2** : سفلی جذبات

علوی جذبات : جب ہم کسی کو تکلیف میں دیکھتے ہیں تو فوراً ہمیں دماغ یہ اطلاع فراہم کرتا ہے کہ اسکی کوئی مدد کی جائے اور پھر انسان اس مصیبت زدہ انسان کی مدد کیلیئے بے تاب ہوجاتا ہے یہی بے تابی انسانی علوی جذبات کی عکاس ہوتی ہے اسکی دوسری مثال اس طرح کہ بحیثیت مسلمان جب کسی شعائر اسلام کی توہین ہوتے دیکھتے ہیں تو ہمارے جذبات ایک دم بھڑک اٹھتے ہیں اور بے تابی کی سی کیفیت طاری ہوجاتی ہے کہ کسی طرح اس کا سدباب کیا جائے۔۔۔اس علوی جذبات کی امثال آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں محاذ جنگ کے موقع پر صحابہ رضی اللہ عنھم کے ان جذبات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ انکے جذبات توحید اور اسلام کی سربلندی کیلیئے کتنے بے تاب ہوتے تھے۔۔۔ اس موقع پر صحابی رسول حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کا اعلان جنگ کے موقع پر اپنی اہلیہ کو اچانک تنہا چھوڑ کر محاذ کی طرف جانا علوی جذبات کے اظہار کا ایک بہترین نمونہ ہے۔۔۔

سفلی جذبات : سفل عربی زبان میں نچلے کو کہتے ہیں جبکہ یہ لفظ علوی کا متضاد ہے دنیا کے ہر انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے سفلی جذبات رکھے ہیں مگر انکے اظہار پر پابندی لگا دی گئی کیونکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ اگر علوی جذبات کی طرح سفلی جذبات کے اظہار کی تحسین کی جائے تو زمین پر دنگا فساد مچ جائے گا اور لوگ ہوائے نفس میں بمتلا ہوجائیں گے اس لیئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام چیزوں سے اپنی امت کو منع فرمادیا جن سے انسان کے سفلی جذبات ظاہر ابھرتے ہیں۔۔

اب آیئے موسیقی کی جانب۔۔۔جب انسان وہی سات سر ایک خاص فن کے ساتھ اپنے گلے سے اگلتا ہے تو انسان تو گانے اور سننے والے دونوں کے سفلی جذبات میں کھلبلی مچ جاتی ہے اور انسان بے خودی کی سی کیفیت میں بمتلا ہوجاتا ہے اور یہ اردگرد کے ماحول سے بالکل بے خبر ہوجاتا ہے۔۔ بس اسی بے خودی کی کیفیت کو شیکسپئر نے روح کی غذاء کا نام دیدیا کیونکہ انسان کو اپنی خبر تو ہوتی نہیں اس لیئے اسے یہی بے خودی کو سکون معلوم ہوتی ہے جبکہ اسی سکون کو شیکسپئر نے روح کا سکون کہہ دیا حالانکہ اگر غور کیا جائے تو سب سے بڑی بے سکونی یہی ہے کہ انسان اس موقع پر اپنے آپ سے بے خبر ہوجاتا ہے اب اس سے ایک قدم آگے جب انسان ان سات سروں میں سراپا ڈوب جاتا ہے (یہاں پر سات سروں سے مراد ہر نوع کا گیت وغیرہ) تو اس کا پورا بدن تھرتھرانے لگتا ہے اور یہاں سے پھر انسان رقص کرنا شروع کردیتا ہے بالفاظ دیگر رقص دراصل سفلی جذبات کا بھرپور اظہار ہے یعنی آجکل جو آپ پاپ میوزک کے نام پر نوجوان نسل کی ہلڑبازی دیکھ رہے ہیں یہی تو وہ سفلی جذبات کا اظہار ہے جس سے ہمارے احسن مذہب اسلام نے سخت منع کیا ہے کیونکہ اسلام ہمیں اخلاق سیکھاتا ہے نہ کہ ہمارے اخلاق بگاڑتا ہے رقص کی ایک قسم دھمال بھی ہے جسے صوفیاء کے ہاں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے تو دھمال بھی سفلی جذبات کے اظہار کا نمونہ ہے لیکن اس میں اور رقص میں معمولی فرق یہ ہے کہ رقص عام رومانوی گیت یا غزلوں پر کیا جاتا ہے اور دھمال صرف صوفیاء کے مناقب میں کہے گئے سر رود سے بھرپور الفاظ پر کیا جاتا ہے اور اسے اسلام کے جوڑنے کی مذموم کوشش کی جاتی ہے۔۔

ہندوستان کے صوفی سلسلہ چشتیہ کے ہاں یہ دھمال وغیرہ کو خاصی اہمیت حاصل ہے اس لیئے تو انہوں نے قوالی وغیرہ کو عبادت میں شمار کیا ہے اگر ان کے اس سرود کی حقیقت کا جائزہ لیا جائے تو وہ بھی کسی طور سفلی جذبات کے اظہار سے مختلف نہیں۔۔۔

قوالی میں کیا ہوتا ہے۔۔۔ہامورنیم کا الاپ اور طبلے کی تھاپ جبکہ یہی دونوں آلات تو انسان کے سفلی جذبات کو بھڑکاتے ہیں الفاظ چاہے جتنے پاک اور کسی بڑے بزرگ کی مدح میں کیوں نہ ہوں مگر ان کے ساتھ ان دو آلات کی آمیزش حرمت تک لے جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حسن اخلاق کی تلقین کرنے آئے ہیں نہ کہ وہ ہمارے اخلاق کو گڑبڑ کرنے کیلیئے۔۔ آپ نے کہیں دیکھا ہوگا کہ دوران قوالی اکثر نام نہاد بزرگ گرجاتے ہیں اور وجد میں آجاتے ہیں۔۔۔ تو آیئے ہم یہ بھی جان لیں کہ وجد کی حقیقت کیا ہے ؟ کیونکہ ہوسکتا ہے بعض افراد کے ہاں وجد کی کوئی اہمیت ہو۔۔۔آپ اگر شریعت کا تفصیل کے ساتھ مطالعہ کریں گے توپ کو وہاں وجد نام کی کوئی دھماچوکڑی نظر نہیں آئے گی جبکہ نفسیاتی طور پر بھی اس کی کوئی حقیقت نہیں یہ بھی وہی سفلی جذبات کا اظہار ہے یعنی جب انسان ہارمونیم کے الاپ اور طبلے کی تھاپ پر بے خود ہوجاتا ہے اور آپے سے باہر ہوجاتا ہے تو صوفیاء کی اصطلاح میں یہ معاذاللہ خدا تک پہنچ جاتا ہے اور مخلوق سے اس کا تعلق کٹ جاتا ہے حالانکہ یہ سب صریح لغویات ہیں اس قسم کا تصور آپ کو نہ تو اسلام میں کہیں نظر آئے گا بلکہ اس کا کوئی ثبوت نہ تو اپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی میں ملے گا اور نہ آپکے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی زندگیوں میں نظر آئے گا اگر یہ کوئی اتنی اہم چیز ہوتی تو ہمیں اسلام اسکے متعلق ضرور بتاتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس کے متعلق ضرور کوئی تلقین کرتے کہ اس طرح سے بھی اللہ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اگر آج کوئی موسیقی کا رسیا یہ کہہ دے جس طرح کا وجد صوفیا کو قوالیاں سن کر ہوتا ہے بالکل اس ی طرح کا وجد مجھے فلاں فلاں گیت سن کر بھی آجاتا ہے تو اس موسیقی کے رسیا اور اس صوفی صاحب کی حالت میں قطعاً کوئی فرق نہیں ہوگا کیونکہ موسیقی کی بنیادی برائی یہی کہ وہ انسان کے سفلی جذبات کو ابھارتی ہے اور انسان کو آپے سے باہر کرتی ہے اب کوئی اگر قوالی سن کر آپے سے باہر ہوجائے یا پھر اپنی پسند کا گیت۔۔ دونوں کی کیفیت کچھ مختلف نہیں۔۔۔ اسکی مثال اس طرح دی جائے کہ اج عوام شادی بیاہ پر محفل موسیقی کا پروگرام کیوں بناتے ہیں اس لیئے ناکہ وہ خوب دھماچوکڑی مچائیں اور بے دریغ رقص ودھمال کا مظاہرہ کریں آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ لوگ شادی بیاہ میں موسیقی پر رقص کرتے نظر آتے ہیں تو دراصل یہ لوگ اپنے سفلی جذبات کا بھرپور اظہار کررہے ہوتے ہیں اور عوام یہی سمجھتی ہے کہ شادی بیاہ کا موقع ہے کچھ برا نہیں کہ لوگ ناچ رہے ہیں۔۔۔حالانکہ اس میں سب بڑی قباحت یہی کہ یہ سر انسان کو بے خود کردیتا ہے اور اسے آپے سے باہر کرلیتا ہے۔۔۔

آپ اگر اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کاملہ کا بغور مطالعہ کریں تو اپ کو کہیں بھی یہ نہیں ملے گا اپ نے یا اپکے صحابہ رضی اللہ عنھم نے کبھی رقص وغیرہ کیا ہو حالانکہ شادیاں تو اپ کی بھی ہوئیں ہیں آپکے صحابہ کی بھی ہوئیں ہیں مگر انہوں کبھی اس قبیح فعل کو اختیار نہیں کیا چہ جائیکہ اسے اسلام سمجھا جائے۔۔۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس لیئے موسیقی کے قریب جانے سے روک دیا کہ یہ سفلی جذبات کو ابھارتی ہے اور اس سے انسان مست ہوجاتا ہے اور یہ مستی پھر خدانخواستہ زنا یا شراب جیسے کسی بھیانک تیجہ پر لے جاتی ہے جو ستم بالائے ستم سے کسی طور کم نہیں۔۔

ایک سروے کے مطابق اکثر لوگ دوران موسیقی زنا یا پھر شراب پینے کو ترجیح دیتے ہیں تاکہ موسیقی کا لطف دوبالا کیا جاسکے۔۔۔اب بتائیے کہ یہ کیسے روح کی غذاء ہوگئی ؟ بلکہ یہ تو روح کیلیئے سم قاتل ٹھہری چہ جائیکہ روح کی غذاء۔۔۔البتہ یہ شیطانی روح کی غذاء ضرور ہوسکتی ہے انسانی روح کی نہیں۔۔۔اگر یہ روح کی غذاء ہوتی تو اسلام اس سے کبھی بھی ہمیں نہ روکتا بلکہ اس کے کرنے کی اجازت ہوتی۔

خصوصی تحریر: نعمان نیر کلاچوی